افکارِ احرار :

قائدِ احرار جانشینِ امیرِ شریعت حضرت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری مدظلہ نے فرمایا :

احرار کا مقصد مجاور پیدا کرنا نہیں، مجاہد تیار کرنا ہے یہ ہمارا کردار ہے اور ہمارے اس کردار پر ترسیٹھ برس کی تاریخ شاہد عادل ہے کہ ہم نے طوفانوں کا رُخ موڑا اور حوادث کا منہ توڑا ہے۔ ہم نے سید احمد شہید اور شیخ الہند کی وراثت سنبھالی ہے۔ ہم نے دشمن کے خرمن کو آگ لگائی ہے۔ ہم سیلِ بے پناہ بن کر نکلے اور فرنگی سامراج کے اقتدار کو بہا کر لے گئے۔

احرار ایسے جیالے مائیں روز روز نہیں جنا کرتیں۔ احرار کا طرۂ امتیاز ہی یہ ہے کہ وہ اللہ کے دین اور شریعتِ محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خاطر

پھانسیوں پر جھول گئے

گولیوں کے سامنے سینہ سپر ہو گئے

سنتِ یوسفی (علیہ السلام) ادا کرتے کرتے جانیں وار گئے

بیویوں اور بچوں کو دین پر قربان کر گئے

خبیب، ابن عدی، عاصم قاری، طلحہ اور ابودجانہ (رضی اللہ عنہم) کی اتباع میں

حرمتِ رسول وختمِ نبوت کا فرض ادا کرتے کرتے قربان ہو گئے۔

ہم نے کبھی اغیار سے مفاہمت نہیں کی ہم نے سیاسی مفادات کی زلہ ربائی میں حق اور اہلِ حق کو کبھی قربان نہیں کیا۔ ہم نے دینی مفاد پر مجلس احرار کے سیاسی مفادات کو ہمیشہ قربان کیا ہے۔ ہم حکومتِ الٰہیہ کی منزل کے راہی ہیں اور اس راہ میں قربانی ہی قربانی ہے۔ احرار کارکن قربانیاں دیتے جائیں اور آگے بڑھتے جائیں وہ وقت ضرور آئے گا جب منزل خود احرار کا استقبال کرے گی۔

صدائے حق

۲۸ مارچ ۱۹۸۰ء، خان پور

نقیبِ ختمِ نبوۃ

مئی : ۱۹۸۸ء

سلسلۂ اشاعت (۴)

رفقائے فکر

سیّد عطاء المحسن بخاری
سیّد عطاء المؤمن بخاری
سیّد عطاء المہیمن بخاری
سیّد محمد کفیل بخاری
سیّد عبد الکبیر بخاری
سیّد محمد معاویہ بخاری
سیّد محمد ذوالکفل بخاری
سیّد محمد ارشد بخاری
سیّد خالد مسعود گیلانی
عبد اللطیف خالد ○ اختر جنجوا
عمر فاروق معاویہ ○ محمود شاہد
قمر الحق قمر ○ بدر منیر احرار

رابطہ : مدرسہ معمورہ
دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان

قیمت : -/۳ روپے ○ سالانہ -/۳۵ روپے

دل کی بات ،

احرار ساتھیو ! وفا کے خوگرو! اس بات پر دل کی گہرائیوں سے یقین کرو کہ آپ اللہ کے دین کے چاکر ہیں۔ شریعتِ محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پابند ہیں۔ جو لوگ ان دونوں صفتوں سے محروم ہیں ان سے بیزاری کا اعلان عام کر دو اور اپنے جسمِ ظاہری اور روح میں ایسی قوت پیدا کرنے کی مسلسل جد و جہد کرتے رہو جو آپ کو صحابۂ رسول علیہ السلام کا نقشِ ثانی بنا دے اور آپ دین کی محبت میں اس مقام پر پہنچ جائیں کہ

آپ کا وقت
آپ کا مال
آپ کی جان
اور آپ کی عزت و آبرو

یہ آپ کا نہیں بلکہ یہ سب کچھ اللہ اور اس کے آخری رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہے اور آپ نے یہ سب کچھ اللہ اور اس کے رسول کی نصرت کے لئے قربان کرنا ہے۔ جب بھی دین آپ کو پکارے آپ تڑپ کر اٹھیں اور ایثار پیشہ احرار لبیک لبیک کا نعرۂ مستانہ لگاتے ہوئے دین کے دشمنوں پر جھپٹ پڑیں اور جس طرح حضرت امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، شیخ حسام الدین مولانا گل شیر شہید، چودھری افضل حق، ماسٹر تاج الدین، مولانا حبیب الرحمٰن، مولانا عبد القیوم پوپلزئی، مولانا احسن عثمانی رحمہم اللہ نے اپنی متاعِ عزیز دین کی آبرو پر وار دی تھی اسی طرح آپ بھی پیکرِ تسلیم و

رمضان کے اسلام کی آبرو پر اپنی تمام توتیں اپنی تمام توانائیاں اور اپنی متاعِ عزیز بھی نثار کر دیں قربانی و ایثار ہی دین کی ترقی کا واحد راستہ ہے اللہ کے دین کی حاکمیت کی منزل تک رسائی اسی صراطِ مستقیم پر چلنے سے حاصل ہو سکتی ہے جن لوگوں نے اس جادۂ حق پہ استقامت سے سفر جاری رکھا وہ منزل کو پا گئے اور وہی اَمر ہو گئے وہ عینِ ابد ہیں انہیں فنا نہیں بقاء دوام حاصل ہے وہ مردہ نہیں زندہ ہیں۔ مردہ اور فانی وہ ہے جو اس راہ سے بھٹک گیا جس نے اس منزل سے منہ موڑا جو استقامت سے محروم ہوا۔ اور یہ

ڈوبا جو کوئی آہ کنارے پہ آ گیا
طغیانِ بحرِ عشق ہے ساحل کے آس پاس

دین ہم سے باطل کے ساتھ مزاحمت کا مطالبہ کرتا ہے، باطل کسی روپ بہروپ میں ہو باطل ہے اور اس سے مزاحمت آپ پر فرض ہے۔ موسموں کے تغیر کے ساتھ ساتھ چولا بدلنا شیوۂ احرار نہیں یہ ان لوگوں کا پیشہ و شیوہ ہے جو فکر کی اصابت سے محروم ہیں جو عزم کی پختگی سے بے بہرہ ہیں جو عقیدے کی حقانیت سے ناآشنا ہیں جن کا مقصدِ زندگی ہر اقتدار کی چوکھٹ پر سجدہ ریزی ہے جو دولت کے فرزند نا ہموار ہیں، احرار تو اللہ کے دیوانے ہیں شمعِ ختمِ نبوت کے پروانے ہیں۔ احرار کا عقیدہ، نظریہ، اور فکر صرف حق نہیں عینِ حق ہے۔ حق کہنا، حق سنانا، حق کے لئے لڑنا اور حق کے لئے مرجانا فطرتِ احرار ہے

ملک کے نت بدلتے ہوئے سیاسی حالات سے مصالحت کرنا فکری نسبتوں کو بدلتے رہنا اعتقادی تقاضوں کو بھول جانا اور وقتی تقاضوں کے سامنے گھٹنے ٹیک دینا پالیسی یا حکمتِ عملی نہیں منافقت ہے جس کو مغرب زدہ کور باطن اور بے بصر لوگوں نے سائنٹفک سیاست کا نام دے رکھا ہے اور چالیس برس سے جسے کالے انگریز نے اپنی باطنی ظلمتوں کو ظاہری چمک دمک کی آستین میں چھپا رکھا ہے۔ ان چالیس برسوں میں جب بھی دین کے جسدِ اطہر پر زخم آئے انہی منافقوں کے خنجرِ نفاق سے آئے جب بھی دینی اقدار کو پامال کیا گیا انہی مصلحت پسندوں کی پالیسیوں اور یورپ کے کفار و مشرکین کی پیروی میں ڈوبے ہوئے بے حمیتوں کے ہاتھوں پامال کیا گیا۔ جب بھی دین کے مسلمات کو متنازعہ بنایا گیا انہی مغرب زدہ بہروپیوں کی ابلیسی حکمتِ عملی